بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۷ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۲۶ وفا ۱۳۶۳ ہش ۲۶ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے اور حضور بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں

لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور۔ بحمد اللہ خیر و عافیت سے ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور دورے کی عظیم الشان کامیابی کے لئے خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے

وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۰)

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۵ جولائی۔ حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کی طبیعت آج بھی نسبتاً بہتر رہی۔ دوبارہ خون دیا گیا۔ صبح معمولی ٹمپریچر رہا۔ شام طبیعت بہتر رہی۔ خون اور پیشاب کے تازہ ٹیسٹ ٹھیک ہیں۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی علالت اور درخواست دعا

لاہور ۲۵ جولائی۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے بارہ میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت چوہدری صاحب لمبے عرصے سے prostate کے بڑھ جانے کی وجہ سے اور گردوں کے فعل کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں پرقان کی تکلیف ہو گئی تھی اور پیشاب میں infection بھی بہت تھی۔ اللہ کے فضل سے اب جگر کی حالت تسلی بخش ہے infection بھی کم ہے۔ لمبی بیماری اور سخت دواؤں کی وجہ سے مکرم چوہدری صاحب کی جسمانی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے آپ کا علاج مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب بڑے اخلاص سے کر رہے ہیں۔ مکرم جنرل محمود الحسن صاحب۔ مکرم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

(باقی صفحہ ۵ پر)

مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کے مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح عمل میں آگیا

مکرم عبدالوہاب صاحب امیر تنزانیہ نے کالج کا افتتاح کیا:

مکرم عبدالوہاب صاحب پرنسپل طاہر مشنری ٹریننگ کالج تنزانیہ (مشرقی افریقہ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ مئی کے تاریخی دن تنزانیہ میں طاہر مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں مقامی احباب کے علاوہ ملک کے دارالحکومت دارالسلام سے بھی ۲۵۔ احباب نے شرکت کی۔ عبدالوہاب صاحب نے اطلاع دی ہے کہ کالج میں داخلہ لینے والوں کی تعداد ۱۵ جون تک ۱۳ تھی۔ امید ہے کہ یہ تعداد ۲۰ تک پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ کالج کا نصاب وہی ہے جو غانا کے مشنری ٹریننگ کالج کا نصاب ہے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم رمضانی اسے شاہے صاحب نے سواحیلی میں نظم پڑھی جو خاص اس موقعہ کے لئے لکھی گئی تھی۔ اس کے بعد امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۴ مئی کا ایک اقتباس سنایا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"آج بھی جماعت کی تاریخ پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں آواز دیتا ہوں کہ من انصاری الی اللہ۔ اے خدا کے اس زمانہ کے برگزیدہ کے غلامو! میں تمہیں اللہ کے نام پر مدد کے لئے بلاتا ہوں۔ اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر دو..... الخ"

حضور کے اقتباس کے بعد مکرم مرزے ابوبکر صاحب جنرل سیکرٹری نے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے اس موقعہ کے لئے بھجوایا تھا۔ آپ نے تنزانیہ میں احمدیت کی تاریخ بیان کرنے کے بعد احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں عبدالوہاب صاحب امیر تنزانیہ نے اس امر پر اہل تنزانیہ کو مبارک باد دی کہ قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت امام ہمام کے بابرکت عہد میں یہ پہلا مشنری ٹریننگ کالج ہے جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے۔ آپ نے کالج کے طلباء کو دعا، محنت، صداقت (باقی صفحہ ۵ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ شوال ۱۴۰۴ھ

۲۶ وفا ۱۳۶۳ ہش

(اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے)

اپنے بندوں پر اظہارِ محبت کا ایک خاص اسلوب

اللہ تعالیٰ سراپا رحمت ہے۔ اُس نے اپنے بندوں پر رحمت کرنا از خود اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے جیسا کہ اُس کے اپنے ارشاد کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام آیت ۱۳) سے ظاہر ہے۔ اپنی اِس رحمت بے پایاں کی وجہ سے ہی وہ اپنے بندوں پر بے انتہاء شفقت کرنے والا ہے۔ اُس کا اپنا ارشاد ہے جسے اُس نے بار بار دہرایا ہے۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (البقرہ آیت ۲۰۸۔ آل عمران آیت ۳۱) پھر وہ محض شفقت ہی نہیں کرتا بلکہ اپنے خاص بندوں سے تو از حد محبت بھی کرتا ہے اور اپنی اِس محبت کا نت نئے طریقوں سے اظہار بھی فرماتا ہے۔ اسی لئے اُس نے اپنی ذات کے متعلق فرمایا:

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ (البروج آیت ۱۵)

اور وہ (یعنی اللہ) بے انتہاء بخشنے والا اور بے انتہاء محبت کرنے والا بھی ہے۔

اپنی اِس محبت کے اظہار کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرح طرح کی نعمتوں اور غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور انعاموں سے نوازتا ہے۔ انہیں اپنا قرب خاص عطا فرماتا ہے، قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت فراہم کرتا ہے، ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتا ہے، انہیں رؤیائے صادقہ دکھاتا اور بشارتیں دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنے کلام سے مشرف کرتا ہے۔ الغرض وہ نئے نئے رنگ میں اپنے تفضلات و عنایات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ اُس کے وہ بندے جو صدق و صفا اور عشق و وفا میں بہت بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں وہ بسا اوقات ان کے صدق و صفا اور عشق و وفا کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے اپنی محبت کے اظہار کا ایک بالکل مختلف اور یکسر نیا انداز بھی اختیار فرمایا کرتا ہے۔ فی الوقت اظہارِ محبت کے اس مختلف اور یکسر نئے انداز اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے تفضلات و عنایات پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

اظہارِ محبت کے اُس مختلف اور نئے انداز کا تعلق اس امر سے ہے کہ وہ گاہے گاہے اپنے خاص اور منتخب بندوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں کے ایک طویل سلسلہ میں سے گزار کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ میرے ان بندوں کو وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ بھی ہیچ ہیں۔ یہ میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ بفضلہ تعالیٰ وحوتہ کسی ابتلاء سے انہیں خوف نہیں اگرچہ ایک نہیں کروڑ ابتلاء ہو، ابتلاؤں کے میدان اور دکھوں کے جنگل میں انہیں طاقت دی گئی ہے، یہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اپنے صدق و صفا کے اِن پُتلوں کے متعلق ہی تو اس نے فرمایا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

یعنی اے مومنو! ہم تمہیں اِس طرح پر آزماتے رہیں گے کہ کبھی کوئی خوفناک حالت تم پر طاری ہوگی اور کبھی فقر و فاقہ تمہارے شاملِ حال ہوگا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہوگا اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہو گے اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے اور کبھی تمہاری پیاری اولاد مرے گی۔ پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی چیزیں اور اُس کی امانتیں ہیں اور اُس کے مملوک ہیں۔ پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے اُس کی طرف رجوع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پا گئے۔

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے وارد ہونے پر جن میں سے خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو از راہِ محبت گزارتا ہے اس کے یہ خالص اور وفادار بندے غمگین نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ وہ محبوب حقیقی کی نگاہ میں اس قابل سمجھے گئے کہ وہ ان کے صدق و وفا اور صبر و استقامت کی قوتوں کو آزمائے اور پھر ہر خرد ہونے پر اپنے غیر معمولی فضلوں اور انعاموں سے نواز کر پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی محبت کا اظہار کرے۔ ان ابتلاؤں اور مصیبتوں میں وہ ایک خاص لذت اور سرور محسوس کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کی خوشبو ان کے مشامِ جان کو ہر دم معطر کر رہی ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کے اِس خاص اسلوب اور اِس کے نتیجہ میں وفا شعاروں کو حاصل ہونے والے ناقابلِ بیان حظ اور سرور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس یاد رکھو کہ ..... انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں..... اچھے آدمی جو خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتے ہیں..... وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے خدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور اُس کی اطاعت میں محو ہوتے ہیں۔ ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ از راہِ محبت ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہو تاکہ قربِ الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔

غرض الفاظ وفا نہیں کرتے جو اُس لذت کو بیان کر سکیں جو اخیار اور ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے۔ یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق الفوق لذت ہوتی ہے۔ یہ مصیبت کیا ہے؟ ایک عظیم الشان دعوت ہے جس میں قسم قسم کے انعام و اکرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں، خدا اُس وقت قریب ہوتا ہے، فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مکالمہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے۔ اور وحی الہام سے اس کی تسلی اور سکینت دی جاتی ہے۔ لوگوں کی نظر میں یہ بلاؤں اور مصیبتوں کا وقت ہے مگر دراصل اُس وقت اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے۔ سفلی اور سطحی خیال کے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ بلاؤں اور غموں ہی کا وقت ہے جو مزا آتا ہے اور راحت ملتی ہے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ صفحہ ۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

مالی قربانی کے لئے آگے بڑھو!

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جان، اور اپنا مال اور اپنی عزت اور اپنی ہر چیز اس پر قربان کرو گے وہ تم سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (وکیل اعلیٰ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرتِ صحابہؓ کا ایک تابناک ورق

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

پہلی قسط

مکرم
عبد السمیع خان صاحب
ربوہ

بہت کچھ پانے کے لئے بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔ منزل جس قدر عظیم اور جانفزا ہو راستہ اُسی قدر طویل، پُرپیچ اور خاردار ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت کا راز کیا تھا؟ یہی کہ آپؐ نے اپنا سب کچھ اُس خدا کے حوالے کر دیا تھا جو مالکِ دو جہان ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تمام انبیاء سے اعلیٰ وارفع تجلّی کے ساتھ آپؐ پر نازل ہُوا۔ قرآن کریم آپؐ کی زبانِ مبارک سے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝"

(الانعام: ۱۶۳)

کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے سارے رنگ بھی تو آپؐ ہی کے رنگ تھے۔ ان کا ہر حُسن، حُسنِ محمدؐ ہی کا پرتو تھا۔ ان کے اخلاق کی چمک دمک اور نورانیت نورِ محمدیؐ سے مستعار تھی۔ خُلقِ عظیم کی تجلّی نے ہر پہلو سے ان کا احاطہ کر رکھا تھا۔ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہوئے۔ وہ آپؐ کے پیچھے قدم بہ قدم تیزی کے ساتھ بڑھتے رہے اور وصالِ الٰہی کی ارفع واعلیٰ منزل سے شادکام ہوئے۔ دین کی خاطر ان کی قربانیاں زندگی کے ہر پہلو اور گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ہیں مگر اس مضمون میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صرف مالی قربانیوں کے عظیم الشان نمونے دکھانا مقصود ہیں۔ جو اس آیت کریمہ کی منہ بولتی تصویر ہیں:۔

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ"

(آلِ عمران: ۷۳)

یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔

اس جگہ مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں گو ہر قسم کی قربانیاں مذکور ہیں مگر ان کا ایک بہت جلی عنوان جانی قربانی کے بعد "انفاق فی سبیل اللہ" کا ہے کیونکہ ——

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

(بحوالہ تفسیر سورۃ آلِ عمران صفحہ ۱۳۱)

لیکن محض انفاق مال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ بلکہ قرآن کریم کی دوسری متعدد آیات بھی صراحت کے ساتھ یہ بیان کرتی ہیں کہ اس کے ساتھ بہترین اور پسندیدہ مال کی شرط لگائی گئی ہے مثلاً فرمایا:۔

"مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا"

(البقرہ: ۲۴۶)

کون ہے جو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر اللہ کے حضور پیش کرتا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

"وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ"

(البقرہ: ۲۶۸)

یعنی ناکارہ چیز کو جس میں سے تم خرچ تو کرتے ہو مگر تم خود سوائے اس کے کہ اس کے قبول کرنے میں چشم پوشی سے کام لو۔ اسے ہرگز قبول نہیں کرتے صدقہ کے لئے بالارادہ نہ چنا کرو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔"

(بحوالہ تفسیر سورۃ آلِ عمران صفحہ ۱۳۱)

یہ بنیادی اور اصولی معیار ہے جو انفاق فی سبیل اللہ کے لئے قرآن کریم مقرر کرتا ہے۔ اس معیار پر صحابہؓ کرام کو پرکھیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایسے ایسے حیرت انگیز مناظر نظر آتے ہیں کہ یقین کرتے نہیں بنتی۔ مگر ایسا ہو گزرا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ فدائیوں نے ایسی عالی شان مثالیں قائم کی ہیں جن کی مثال چراغ لے کر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

انفاق فی سبیل اللہ کے دو حصے ہیں:۔

(۱) فرض (۲) نفل

آیئے پہلے فرض یعنی زکوٰۃ کے ضمن میں صحابہؓ کا اسوہ ملاحظہ ہو۔

زکوٰۃ مفروضہ میں حسنِ ادائیگی:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پھل پک جاتے اور زکوٰۃ کا وقت آتا تو صحابہؓ جوق در جوق اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے۔ کوئی اِدھر سے کھجوریں لے کر آ رہا ہے کوئی اُدھر سے آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ڈھیر لگ جاتا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

مگر اسی پر بس نہیں بلکہ ہر ایک کو اپنا بہترین مال راہِ خدا میں پیش کرنے کی آرزو ہوتی تھی۔

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ میں ایک صحابیؓ کے پاس آیا تو اس نے اپنا تمام مال حاضر کر دیا۔ مگر میں نے کہا کہ قواعد کے مطابق مجھے صرف ایک اونٹنی کا بچہ چاہیئے تو وہ شخص بولا کہ وہ کس کام کا ہے نہ وہ سواری کے قابل ہے نہ ہی دودھ دیتا ہے اس کی بجائے یہ جوان فربہ اور مضبوط اونٹنی لے جاؤ۔ مگر میں نے کہا کہ جبتک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؐ اس کی اجازت نہ دیں میں اسے قبول نہیں کر سکتا۔ آپؐ قریب ہی ہیں اگر تم چاہو تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹنی پیش کر دو۔ اگر حضورؐ نے منظور فرما لیا تو پھر میں لے لوں گا۔

چنانچہ ہم دونوں حضورؐ کی بارگاہ میں پہنچے اس شخص نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! میرے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آپؐ کا عامل آیا۔ اس سے پہلے حضورؐ کا کوئی عامل میرے پاس اس مقصد کے لئے نہیں آیا تھا۔ میں نے اپنا تمام مال اس کے سامنے پیش کر دیا تو اس نے کہا تم پر صرف ایک اونٹنی کا بچہ فرض ہے لیکن وہ نہ دودھ دیتا ہے نہ سواری کے قابل ہے۔ اس لئے میں اس کو جوان اور فربہ اونٹنی دیتا ہوں مگر یہ انکار کرتا ہے۔ اب میں یہ اونٹنی آپؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ فرض تو وہی ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے لیکن اگر تم اس سے زیادہ دو تو وہ صدقہ ہوگا اور ہم اس کو قبول کر لینگے۔

پھر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے مال میں برکت کے لئے دعا کی۔

(ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ باب فی الزکوٰۃ السائمۃ)

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ جب ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجتے تھے تو فرماتے کہ دودھ دینے والی اونٹنی زکوٰۃ میں نہیں لینی۔

ایک جگہ میں زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے گیا تو ایک شخص ایک نہایت خوب صورت۔ جسیم اور بہت بڑے قد کی اونٹنی لے آیا۔ مگر میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا۔ لیکن اس نے اصرار کیا کہ میرے مال میں سے بہترین اونٹنی لے جاؤ۔ مگر میں نے قبول نہ کیا۔

اس پر وہ پہلی سے نسبتاً کم قیمت کی اونٹنی لے آیا۔ مگر میں نے اسے بھی قبول نہ کیا۔ اس پر وہ اس سے بھی نسبتاً تھوڑی قیمت والی اونٹنی لے آیا تو میں نے کہا کہ میں اسے قبول تو کر لیتا ہوں مگر اس بات سے ڈرتا ہوں کہ حضورؐ کہیں مجھ پر ناراض نہ ہوں۔

(نسائی کتاب الزکوٰۃ باب الجمع بین المتفرق)

ایک دن ایک صحابیؓ پہاڑی درّے میں بکریاں چرا رہے تھے کہ دو زکوٰۃ وصول کرنے والے آ گئے اور بتایا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس صحابیؓ نے پوچھا کہ مجھے کیا دینا پڑے گا۔ انھوں نے کہا۔ ایک بکری۔ اس پر وہ صحابیؓ ایک نہایت عمدہ فربہ گابھن بکری لے آئے۔ مگر لینے والوں نے انکار کر دیا۔ اس پر وہ ذرا کم قیمت بکری لے کر آئے تو محصلین زکوٰۃ نے وہ بکری قبول کر لی۔

(ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ)

یہ واقعات حسن و احسان اور عدل پر مشتمل خوبصورت دینی تعلیم کے کیسے پیارے نقوش ہیں۔ ایک طرف لینے والے ہیں جو کم از کم حد سے زکوٰۃ مفروضہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تاکہ دینے والے مشقت اور تکلیف میں نہ پڑیں مگر دینے والوں کے دل میں قربانی کے جذبات گہرے سمندر کی طرح موجزن ہیں جب کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کے پاس آتا ہے تو وہ خوشی سے نہال ہو جاتے ہیں اور اپنی طرف سے بہترین چیز راہ خدا میں پیش کر دیتے ہیں۔

ایک صحابیہؓ اپنی لڑکی کو لے کر حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آنحضورؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ بولیں۔ نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن اس کے بدلے تمہارے ہاتھ میں آگ کے کنگن پہنائے۔ انھوں نے یہ سنا تو فوراً کنگن آپؐ کے سامنے ڈال دیئے اور کہا کہ یہ خدا اور خدا کے رسولؐ کے ہیں۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ باب الکنز)

زکوٰۃ اور صدقہ کا کیا حسین امتزاج ہے۔ ایک لڑکی کسی وجہ سے غالباً عدم علم سے زکوٰۃ نہیں دے پائی مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف متوجہ کرتے ہیں تو نہ صرف مقررہ زکوٰۃ دے دیتی ہے بلکہ پورے کا پورا زیور ہی پیش کر دیتی ہے۔

اس جگہ شاید یہ سوال پیدا ہو کہ ان واقعات میں کوئی بھی واقعہ کسی معروف صحابیؓ سے منسوب نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ زکوٰۃ ایک معین نصاب پر پورا سال گزرنے پر واجب ہوتی ہے۔ صحابہؓ تو وہ لوگ تھے کہ صبح و شام راہِ وفا میں اپنے اموال لٹاتے جاتے تھے پیسہ تو واقعتاً ان کے نزدیک ہاتھوں کی میل تھی وہ تو اس چھلنی کی مانند تھے کہ جب بھی اس میں کوئی چیز ڈالی جائے تو وہ فوراً نیچے گرنی شروع ہو جاتی ہے بلکہ اس چھلنی سے بھی زیادہ جلدی صحابہ کرامؓ کو تقسیم اموال کے لئے ہوتی تھی۔ ان میں سے کسی کے مال پر سال گزرا کہ وہ اس کی زکوٰۃ دیتا۔

تاہم جو اس نصاب کے حامل ہوئے انہوں نے زکوٰۃ کا حق ادا کر دیا۔

اب آیئے انفاق کے دوسرے حصے یعنی صدقات و خیرات کی جانب۔ اس بارہ میں بھی صحابہؓ کا نمونہ بہت ایمان افروز اور روح پرور ہے۔ سوائے خدا والوں کے کوئی جماعت ایسا نمونہ پیش نہیں کر سکتی۔

صدقات کے میدان میں اعلیٰ نمونہ

صدقہ کا ذکر ہو تو نظر لامحالہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب اٹھتی ہے۔ وہ جو اللہ کی راہ میں اپنا تمام مال لٹا دینے کے لئے ضرب المثل ہیں اور یہ واقعہ ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ پیش آیا ہے۔

سنہ ۱۳ نبوت کا ذکر ہے۔ اکثر مسلمان مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر چکے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ مکہ میں ہی روک رکھا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ جلدی ہجرت کی توقع رکھتے ہیں اس مقصد کے لئے انھوں نے دو اونٹنیاں سفر کی خاطر تیار کرنی شروع کر دی ہیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو تیاری کے لئے ارشاد فرمایا۔ انھوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! ایک اونٹنی میں آپؐ کی خدمت میں تحفۃً پیش کرتا ہوں۔ مگر حضورؐ نے اسے قیمت دیئے بغیر لینا منظور نہ فرمایا۔

اس کے بعد کا واقعہ حضرت اسماءؓ یوں بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا سارا مال ۵ یا ۶ ہزار درہم بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ تاکہ راستہ میں بھی اور بعد میں بھی راہِ خدا میں پیش کر سکیں۔

ہم لوگوں کے پاس میرے دادا ابوقحافہ آئے۔ ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور ابھی وہ اسلام نہیں لائے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ابوبکرؓ تم سب لوگوں کو اپنے مال اور اپنی ذات سمیت مصیبت میں مبتلا کر گیا ہے۔ میں نے عرض کی۔ ابا جان ہرگز ایسا نہیں وہ تو ہم لوگوں کے لئے خیر کثیر چھوڑ گئے ہیں۔ پھر میں نے کچھ پتھر لئے اور ان کو گھر کے بڑے گہرے طاق میں رکھ دیا جہاں حضرت ابوبکرؓ اپنا مال رکھتے تھے اور اس پر ایک کپڑا ڈال دیا۔

پھر میں نے دادا جان سے کہا اپنا ہاتھ اس پر رکھئے۔ انھوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا کہ اب کوئی ہرج نہیں جبکہ وہ تمہارے لئے یہ مال چھوڑ گئے ہیں۔ اس میں تم لوگوں کی گزر اوقات ہو جائے گی۔

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میرا مقصد صرف ان کو تسلی دینا تھا۔

(البدایہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

حضرت اسماءؓ کی عمر اس وقت کچھ زیادہ نہ تھی مگر ان کی قوتِ ایمانی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اپنے دادا کو کس ترکیب سے مطمئن کیا ہے۔ اسماءؓ عظیم الشان برکتیں اپنے باپ پر نازل ہونے کی توقع رکھتی تھیں کیونکہ خیر کے معنے مال کے بھی ہیں اور بھلائی اور برکت کے بھی۔ ابوقحافہ نے اس خیر سے مراد مال سمجھا اور اسماءؓ کی نظر میں اس سے مراد خدا کی رحمت و برکت تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی کا دوسرا واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے۔ یہ واقعہ ہزاروں دفعہ سنا اور پڑھا ہے مگر ہر دفعہ نیا لطف اور نئی لذت دے کر جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ ہم صدقہ کریں اور حسن اتفاق سے آپؐ کے اس فرمان کے وقت میرے پاس مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکرؓ سے کسی دن آگے بڑھ سکتا ہوں تو یہ آج کا دن ہے چنانچہ میں اپنا نصف مال لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے پوچھا۔ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا۔ نصف مال۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اپنا سب کچھ لے کر آ گئے۔ آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو۔ انہوں نے کہا۔ میں نے تو ان کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کو باقی چھوڑا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں ان پر کبھی کسی چیز میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔

(جامع ترمذی۔ کتاب المناقب۔ مناقب ابی بکرؓ)

(جاری ہے)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ:

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی بنیاد

پاکستان سوسائٹی لندن سے سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی کا خطاب

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی نے پچھلے دنوں پاکستان سوسائٹی لندن میں ایک تقریر کی تھی جس میں اس موضوع پر اظہار خیال فرمایا کہ استعماری قوتیں اسلام کو چیلنج کے طور پر دیکھ رہی ہیں۔ موصوف کی تقریر کے مکمل متن کا اردو ترجمہ آج کل روزنامہ "جنگ" لاہور میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اس کی قسط نمبر ۴ من و عن درج ذیل ہے:۔

یو این او کا چارٹر بین الاقوامی امن و سلامتی کو مضبوط بنانے کے لئے تمام ریاستوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی ترویج پر خاص زور دیتا ہے اس ضمن میں اسلام کو یہ یگانگت حاصل ہے کہ وہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں بالخصوص یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی بنیاد مہیا کرتا ہے اور تمام مذاہب کے پیغمبروں کے بارے میں احترام اور عزت کے احساسات مسلمانوں کے دماغوں میں راسخ کرتا ہے ان میں ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں جن کی قرآن کریم میں بار بار تعریف کی گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسیحی وفد کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دے کر مکمل مذہبی رواداری کی ایک مثال قائم کر دی اعتقاد اور عبادت کی مکمل آزادی دے کر آپؐ نے مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والی بین الاقوامی غلط فہمی کے ایک سبب پر کاری وار کیا جو ان کے تعلقات میں کشیدگی کا موجب بن سکتا تھا۔ اس لئے جب قرون وسطیٰ میں یورپ میں یہودیوں پر تشدد کیا گیا تو قرطبہ، بغداد، قاہرہ اور قسطنطنیہ کے مسلمان دارالحکومتوں نے انہیں پناہ مہیا کی اسلام کا مذہبی قانون نظری و عملی دونوں جہات سے مسلم حکومت میں یہودیوں یا عیسائیوں کے خلاف GHETTO جیسے اداروں یا منظم تشدد کی تنظیم کی پیشگی بندش کر دیتا ہے۔

اسلام قوموں کے درمیان پائی جانے والی نفسیاتی رکاوٹیں ہٹا کر بین الاقوامی تعلقات کو ترقی دینے میں مدد دیتا ہے اسلامی نظریہ کے مطابق خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنایا ہے اور زمین و آسمان کی تمام چیزیں اس کے لئے مسخر کر دی ہیں اس طرح اس کی تخلیقی مالکیت کسی خاص قوم یا چیدہ لوگوں کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے اس لئے تمام لوگ برابر ہیں۔ شعوب و قبائل میں ان کی تقسیم صرف تعارف کی سہولت کے لئے ہے۔ نسل اور قوم کو پرشکوہ بنا کر ان تقسیموں کو تیز کرنا فاشسٹوں اور نازیوں کے نظریہ کا مرکزی نقطہ رہا ہے اس کے مہلک نتائج نے بنی نوع انسان کو دوسری جنگ عظیم میں دھکیل دیا اسلام میں حقوق انسانی کے موضوع تک بہترین رسائی اس کی تعلیمات کے مرکزی نقطہ وحدت خداوندی اور بنی نوع انسان کی مشترکہ ولدیت سے ہو سکتی ہے اس لئے بلا لحاظ نسل، رنگ، مذہب یا زبان اس کے تمام ممبران ایک انسانی خاندان تشکیل دیتے ہیں ایک انسان کی دوسرے پر فضیلت اس کے ذاتی عمل کی صحت پر رکھنی ہو گی اور دوسری ہر چیز کو نکال باہر کرنا ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کا پہلے حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اس انتہائی خطاب میں آپؐ نے تمام نسلی امتیازات کو مندرجہ ذیل الفاظ سے ختم کر دیا ہے

"اے لوگو! تم سب آدم کی اولاد ہو جسے مٹی سے بنایا گیا۔

کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں نہ ہی کسی سفید فام کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگت والے کو کسی سفید فام پر کوئی برتری حاصل ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔"

یہ کہنا کہ اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم کے ساتھ مسلمان کا سا مساویانہ سلوک نہیں کیا جا سکتا مدینہ کے چارٹر کو نظر انداز کرنا ہے جو بعض محققین کے نزدیک تاریخ کا پہلا تحریری دستور ہے تاہم یہ ضرور تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ حقوق انسانی کے عالمی ڈیکلریشن کے اصولوں اور اسلامی قانون میں حقوق انسانی کے بہت سے مشترک عناصر اور کچھ اختلافات بھی ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کئی مسلمان ریاستوں نے شہری و سیاسی حقوق اور معاشی سماجی اور ثقافتی حقوق کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کا پاس نہیں کیا ادھر مغرب کے تمام ممالک بھی بین الاقوامی انسانیت نواز قانون کے دوسرے ملحقات میں پارٹی نہیں بنے جن میں دو نہایت اہم نسل کشی پر کنونشنز اور تمام اقسام کے نسلی امتیاز کا خاتمہ ہیں۔

اسے جو کچھ میں نے کہا ہے اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا کہ قرآن کریم اور سنت نبویؐ ایک جدید ریاست کے فرائض و حقوق اس کی ریاستی آزادی، خود مختاری، علاقائی سلامتی، مقتدرانہ مساوات نیز اس کے دفاع اور سلامتی کے لئے بیک وقت ایک وسیع و لچک دار اور اخلاقی و قانونی فریم ورک مہیا کرتے ہیں ان بنیادی مفادات کے تحفظ کے لئے موزوں سمجھی گئی پالیسیوں کو اپنانے کے لئے اسلامی ریاست پر کوئی پابندی نہیں ہے خواہ یہ پالیسیاں عدم وابستگی وغیر جانبداری کی ہوں یا اتحاد و دوستی کی دوسرے ممالک کے دوستانہ تعلقات پر مذہبی و نظریاتی اختلافات کی کوئی قدغن نہیں۔

زیادہ مساویانہ اقتصادی نظام کے لئے بین الاقوامی تعاون کا احساس عالمی اجتماعی سلامتی کو آگے بڑھانے کے لئے ایٹمی و روایتی ہتھیاروں کا ترک کرنا جو آج بین الاقوامی برادری کے لئے سب سے تشویش انگیز چیزوں میں سے ہے یہ بھی مسلم انٹرنیشنل لا کے اصولوں کے بالکل مطابق ہے

اسلامی قانون کا یہ اصول ہے کہ جس سے منع نہیں کیا گیا وہ جائز ہے اس لئے رسوم و رواج اس کے سرچشموں کے طور پر قابل قبول ہیں اور یہی معاہدات کا حال ہے کثیر الاطراف معاہدات جن میں مسلمان ریاستیں فریق ہیں ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان پر اجماع ہے اور یہ اسلامی قانون کا ایک اور سرچشمہ ہے اس طرح مسلم انٹرنیشنل لا بین الاقوامی تعلقات میں اسلامی ریاست کو عمل کی وسیع آزادی دے کر اسے اس قابل بناتا ہے کہ وہ امن سلامتی اور ترقی کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔

اسلامی بین الاقوامی قانون اور فقہ کے اقوام متحدہ کے چارٹر سے اخذ کرنے والی اس تقابلی لیکن سرسری نظر سے یہ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک کی بنیاد مذہبی اور دوسرے کی دنیوی ہے لیکن دونوں قانونی ضوابط کے درمیان ایک نقطہ پر اکٹھا ہونے کے لئے وسیع علاقہ موجود ہے اسلامی قوانین اور امور مملکت انجام دینے کے اصول جو قرآن و سنت سے مستنبط ہوتے ہیں وہ پیمانے و ناکارہ نہیں بلکہ ان کا مسلم ریاستوں کے بین الاقوامی تعلقات سے بالخصوص اور عالمی برادری سے ربط سے بالعموم براہ راست تعلق ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۳)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اپنے خادم سے

اظہار محبت

حضرت منشی محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور بیان کرتے ہیں:۔

کہ میرے پیٹ میں بائیں طرف رسولی ہو گئی۔ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے پاس ہی رہا کرتا تھا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اس کا جلدی اپریشن کروائیں۔ میں نے ان کو کہا کہ میں حضرت صاحب سے پوچھ کر اپریشن کراؤں گا۔ چنانچہ میں قادیان چلا گیا۔ حضرت اقدس البیت المبارک میں تشریف فرما تھے میں نے رونی شکل بنائی مایوس تو پہلے ہی تھا۔ عرض کیا کہ حضرت! میں تو اب بہت خوفزدہ ہوں۔ ڈاکٹر میرا پیٹ چاک کریں گے پتہ نہیں نتیجہ کیا نکلے گا۔ تب حضور نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھا۔ حضور کی آنکھوں سے محبت کا اظہار ہو رہا تھا۔ فرمایا کہاں ہے رسولی؟ حضور نے اپنا دست مبارک تین چار دفعہ اس پر پھیرا اور فرمایا۔ تین چار سال تک کوئی اپریشن نہ کرائیں۔ بعض رسولیاں بڑھا نہیں کرتیں۔ اگر اس عرصہ کے بعد ضرورت ہوئی تو اپریشن کرا لینا۔ چنانچہ اس بات کو اب ۳۶ سال کا عرصہ گذر رہا ہے مگر وہ وہاں کی وہاں ہے۔ آگے نہیں بڑھی۔

(لاہور تاریخ احمدیت صفحہ ۲۳۷)

(موصلہ:۔ نصیر احمد راجپوت عزیز آباد کراچی)

اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اصلاح انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرما دیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(چوہدری نور محمد فاضل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

میرے والد محترم مضافاتِ دہلی موضع سرس پور میں پیدا ہوئے جو اب میونسپل کمیٹی دہلی میں آچکا ہے۔ والد صاحب محترم ۱۹۳۴ء میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں سخت مخالفت کا دور شروع ہوا۔ تمام رشتہ دار مخالف ہو گئے والد صاحب محترم کو میرے دادا جان نے ایک پیر صاحب کے اکسانے پر گھر سے نکال دیا۔ اور کچھ بھی نہیں دیا۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ تمام واقعہ مجھے یاد ہے۔ دادا جان نے مجھے اور والدہ صاحبہ کو گھر میں ہی روک لیا۔ گویا بچہ اور بیوی دونوں چھین لیے اور والد صاحب نہایت ہی بیکسی کی حالت میں گھر سے نکلے۔ محض خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا۔ دادا جان اپنے علاقہ میں بہت خوشحال تھے اور والد صاحب جو دادا جان کے سب سے بڑے بیٹے تھے زراعت کے کام میں ان کا ساتھ دیتے تھے۔ اور نہایت ہی اچھی زندگی گزارتے تھے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ جب کسی کھاتے پیتے آدمی کے تمام معلوم سہارے چھین لیے جائیں تو وہ تکلیف جو ایسے عالم میں اسے محسوس ہوگی وہ وہی شخص بتا سکتا ہے۔ یا وہ جس پر ایسی حالت آئی ہو۔ چنانچہ میرے والد صاحب کی یہ پہلی ہجرت تھی جو محض دین کے لیے اپنے گاؤں دہلی کی طرف کی۔

جماعت احمدیہ دہلی کے اس وقت بابو نذیر احمد صاحب مرحوم امیر جماعت تھے۔ انہوں نے میرے والد صاحب کو تمام جماعت سے متعارف کروایا۔ چنانچہ تمام افرادِ جماعت نے میرے والد صاحب سے ایسا پیار کیا کہ تمام مصائب دور ہو گئے۔ اور مصیبتیں خوشیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اسی طرح دیگر احباب میں سے جنہوں نے والد صاحب سے حسنِ سلوک کا معاملہ کیا ان میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب، چوہدری بشیر احمد صاحب سابق سب جج دہلی، شیخ اعجاز احمد صاحب سابق سب جج دہلی، حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم، ماسٹر محمد حسن آسان صاحب مرحوم قابلِ ذکر ہیں۔

ابا جان نے اپنے تمام رشتہ داروں سے بہت ہی حسنِ سلوک کیا باوجودیکہ اکثر گاؤں مخالفت کے لیے اکٹھے ہوئے اور تمام لوگوں نے مخالفت کی مگر والد صاحب ہمیشہ ہی احسان کرتے رہے۔ چنانچہ میرے دادا جان پر ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ تاکہ کسی طرح دادا جان کی اس مصیبت کو دیکھ کر احمدیت چھوڑ دیں میرے چچا جان مہر الدین صاحب پر ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اسی طرح بندوؤں سے مل کر دیگر رشتہ داروں نے اراضی کو ضبط کرنے کے لیے بھی مقدمہ بنایا۔ مگر والد صاحب نے کوئی دباؤ قبول نہ کیا۔ اور دیوانہ وار شیروں کی طرح ہر حملہ کا مقابلہ کیا۔ بالآخر ۱۹۴۴ء میں میرے والد صاحب کے تینوں بھائی، بھاوجیں، ان کے بچے۔ دادا جان اور دیگر رشتہ دار۔ ایک دن جبکہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ دہلی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس پہلی اجتماعی خاندانی بیعت کے وقت خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم بھی موجود تھے جو میرے دادا جان کے پیر بھی تھے

والد صاحب والہانہ طور پر پیغام حق کو دوسروں تک پہنچانے کے دلدادہ تھے۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے بیشتر افراد شاملِ احمدیت ہوئے۔ ابا جان فرمایا کرتے تھے۔ احسان بہت ہی اچھا خلق ہے۔ اس سے بڑے حسین پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اور خود ہم نے ابا جان کے اس خلق کے نتیجہ میں بہت ہی شیریں پھل کھائے ہیں۔

امام جماعت کی اطاعت انکی روح کی غذا تھی چنانچہ ایک دفعہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے دہلی میں فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ دہلی ایک لڑکا قادیان تعلیم کے لیے بھجوائے تو سب سے پہلے والد صاحب نے مجھے قادیان تعلیم کے لیے بھجوایا یہ ۱۹۴۰ء کی بات ہے جبکہ میرے والد صاحب کی ۲ لڑکیاں تھیں اور میرا کوئی لڑکا نہ تھا سینکڑوں میل کے فاصلے پر اپنے اکلوتے بیٹے کو دین کی تعلیم کے لیے بھجوانا اور وہ بھی بالکل نوعمر بچے کو جس کی عمر تقریباً ۸ سال ہو بہت بڑی قربانی ہے۔

والد صاحب کو مرکزِ احمدیت سے بہت لگاؤ تھا۔ اور احمدی ہونے کے بعد کبھی جلسہ سالانہ سے نہ خود محروم رہے اور نہ ہی بچوں کو جلسہ سالانہ کی برکات سے محروم ہونے دیا۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے حاضر ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ جہاں بھی رہے جماعت کے کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ گنگا پور چک ۵۹۱ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے خدمت کرتے رہے۔ اور مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد ربوہ میں شروع میں میرے پاس رہائش کے لیے آئے اور پھر علیحدہ مکان حاصل کرنے کے بعد ایک کلینک کھولا جہاں عموماً غرباء کا مفت علاج کرتے رہے شروع سے ہی یہ عادت تھی کہ بہت کم فیس لیتے اور غرباء کا علاج مفت کرتے نہایت ہی صابر، سادہ، خدمت شعار اور مہمان نواز تھے۔ ایک غیر از جماعت دوست محض آپ کی مہمانوازی سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے۔

یہ ہمارے والد صاحب کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ہماری تمام بہنیں، میں خود اور میرے بھائی عزیزم نصیر احمد صاحب طارق ہال مظفر آباد بھی بمعہ بچوں کے ہر جلسہ سالانہ پر مرکزِ احمدیت میں حاضر ہوتے رہے ہیں نہایت ہی دعا گو تہجد گزار تھے۔ اور موصی تھے، نیز تحریک جدید کے صفِ اوّل کے مجاہدین میں شامل تھے۔ ہر چندہ کی ادائیگی وقت پر کرتے تھے اور کبھی کوتاہی نہیں کی۔ چنانچہ ۷۳ سال کی فعال زندگی گزارنے کے بعد ۲۳ فروری ۱۹۸۴ء کو کام کرتے ہوئے صبح ۱۱/۱۰ بجے دن حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے ہمیشہ ہمیش کے لیے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

والد محترم کی وفات سے ہمیں بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ والد صاحب نے اپنے پیچھے ۱۲ پوتے پوتیاں اور ۲۲ نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ خاکسار کے علاوہ برادرم عزیزم نصیر احمد صاحب طارق مظفر آباد میں نیشنل بنک آف پاکستان میں ملازم ہیں اور والد صاحب کی دو صاحبزادیاں نور جہاں بیگم زوجہ حسن لطیف صاحب ڈرگ روڈ کراچی میں ہیں، اسی طرح مبارکہ بیگم زوجہ شمیم اقبال صاحب میں بزرگ کالونی کراچی میں ہیں اور دو صاحبزادیاں زینب بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ اور نصرت بیگم صاحبہ زوجہ مبارک احمد صاحب سب انجینئر ربوہ میں مقیم ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگانِ سلسلہ۔ اور تمام احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور والد مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور خاص طور پر ہماری والدہ صاحبہ کو صبر اور استقامت عطا کرے۔ اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

ماہنامہ "انصار اللہ" ماہ وفا/ جولائی ۸۴ء

ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ وفا/ جولائی ۱۹۸۴ء تمام قارئین کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ یہ ماہنامہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ قارئین کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے جن دوستوں کو نہ مل رہا ہو وہ براہ کرم ساتھ کے ساتھ اطلاع دیتے رہیں تاکہ ان کو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ بعض دوست بروقت اطلاع نہیں دیتے اور دیر کے بعد پچھلے رسالوں کا تقاضا کرتے ہیں جس کی تعمیل بعض اوقات دفتر کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

درخواست دعائے

والدہ ملک حمید اللہ خان صاحب مسر این کے ملک پچھلے دنوں ہسپتال میں داخل تھیں۔ احباب جماعت کی دعاؤں سے صحتیاب ہو کر گھر آ گئی ہیں لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرحیم دار الصدر شرقی ربوہ)

○ میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بعض مقدمات کی وجہ سے مشکلات میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے ہم سب بھی بہت پریشان ہیں۔

(مبارکہ اعظم سمبڑیال)

○ میرا نواسہ عزیزم جمشید مبارک ابن مبارک احمد ملک آف ڈسکہ کے دماغ کا انتہائی پیچیدہ آپریشن راولپنڈی ہسپتال میں ۲۶ جولائی کو ہو رہا ہے۔

(عبد الرزاق اعوان دار الرحمت وسطی)

○ میرا بھائی عزیزم محمد اسلم جو بیرون ملک مقیم ہے کام کے دوران ایک حادثہ میں اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا ہے اور انگلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

(راجہ کلیم اللہ ربوہ

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم صلاح الدین کو مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۴ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح اور خادمِ دین بنائے لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(ضیاء الدین سیالکوٹی۔ محلہ دار الفتوح۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ خلق کی رپورٹ

مکرم مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی نے خدمتِ خلق کے متعلق ماہ جون ۱۹۸۴ء کی رپورٹ بھجوائی ہے اس کا خلاصہ احباب کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش ہے۔

"بطور صدقات ۶۴ بکرے صدقہ کئے گئے ہسپتال اور گھروں میں ۵ افراد کی عیادت کی گئی ۱۱ مریضوں کو آنکھ کی دوائی خرید کر کے دی گئی۔ پانچ مریضوں کا علاج کروایا گیا۔ پندرہ گھرانوں کی طرف سے ۱۵۰ پارچات تقسیم کئے گئے۔ نئے ۱۵ جوڑے مردانہ نئے ۱۰ سوٹ زنانہ نئے ۴ البشریٰ بچگانہ تقسیم کئے گئے۔ ایک بچہ کی شادی پر ۵ جوڑے اور ایک برقعہ دیا گیا۔ ایک یتیم بچی کی شادی پر ۳۰۰۰/ روپے خرچ کئے گئے۔ ماہ رمضان میں ایک دوست کی طرف سے آمدہ ۲۰۰ تھیلی آٹا۔ ۱۴ بوری چاول ۱۳ بوری دال۔ ۴ بوری چنا حلقہ دار فرداً فرداً تقسیم کئے گئے۔ ایک بیوہ خاتون کو ۳۰۰ روپیہ وظیفہ اور ۳۰۰ روپے فطرانہ سے ادا کئے۔ ۸ بچوں اور ۸ بچیوں کے رشتے طے پائے۔ ۴ نکاح ہوئے الحمد للہ"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب اور احباب جماعت کراچی کو جزا دے۔ اور باقی جماعت کو بھی خدمتِ خلق کی بڑھ چڑھ کر توفیق بخشے۔ (ناظر امور عامہ)

اعلاناتِ دار القضاء

۱۔ مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مرحوم چوہدری محمد عطاء ربی صاحب کے نام پلاٹ نمبر ۹/۲ ایک کنال دار الیمن وسطی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ مندرجہ ذیل ورثاء نے یہ پلاٹ معہ مکان میرے نام منتقل کئے جانے پر رضامندی ظاہر کی ہے لہٰذا درخواست ہے کہ پلاٹ ۹/۲ بشمول تعمیر شدہ مکان میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو قطعہ مذکورہ محمد ظفر اللہ خان صاحب پسر چوہدری محمد عطاء ربی صاحب مرحوم کے نام انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء: (۱) حشمت بیگم (بیوہ) (۲) محمد نصر اللہ خان (پسر) (۳) عزیز اللہ خان پسر (۴) ممتاز بیگم (دختر) (۵) بلقیس بیگم (دختر) (۶) امۃ الحی (دختر) (۷) امۃ القیوم دختر

۲۔ مکرم ماسٹر ولی محمد انور ولد ماسٹر علی محمد مرحوم گلی حق نواز یا تو آنہ والی جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد ماسٹر علی محمد صاحب مرحوم کے نام ۱۵/۲۷ دار النصر شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو قطعہ مذکورہ ماسٹر ولی محمد صاحب انور پسر ماسٹر علی محمد صاحب مرحوم آف جھنگ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دار القضاء)

دعائے مغفرت

مکرم محمد یونس صاحب خالد مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم رفیق احمد صاحب ناصر بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۸۴ء شام چار بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم طویل عرصہ سے بیمار تھے۔ ان کی عمر ۳۲ سال تھی۔ انتہائی صبر کے ساتھ بیماری کے دوران تکلیف برداشت کی کبھی مایوسی نہیں ظاہر کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(داؤد احمد جاوید دار العلوم جنوبی۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصینِ جماعت کا لبیک

۱۔ مکرمہ لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ	دار الصدر شرقی ربوہ	: ..	۵۰۰۰ —
۲۔ " بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد القادر صاحب	" "	: ..	۱۰۷۰ —
۳۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب معہ برادران	دار الصدر غربی "	: ..	۱۱۶۰ —
۴۔ " قریشی حمید اللہ صاحب	" "	: ..	۱۰۱۶ —
۵۔ " ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۶۔ " ٹھیکیدار محمد الدین صاحب	" "	: ..	۱۱۵۰۰ —
۷۔ " محمد ابراہیم صاحب ولد چوہدری اشرف علی صاحب	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۸۔ " قاضی عبد السلام صاحب معہ اہلیہ	دار الصدر شمالی "	: ..	۱۰۰۰ —
۹۔ " میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۱۰۔ محترمہ عزیزہ بانو اہلیہ میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۱۱۔ مکرم الحاج محمد نفیس احمد صاحب	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۱۲۔ " ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کوئٹہ کلاتھ ہاؤس	دار الرحمت غربی "	: ..	۱۰۳۰ —
۱۳ " مستری محمد عبد اللہ صاحب	دار الفضل "	: ..	۱۰۰۰ —
۱۴ " الحاج عبد السمیع صاحب	دار الرحمت شرقی "	: ..	۵۰۰۰ —
۱۵۔ " میجر عبد القادر صاحب معہ اہل و عیال	" "	: ..	۱۲۰۰ —
۱۶۔ " محمد ابراہیم صاحب " " "	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۱۷۔ " مجید احمد ٹھیکیدار بھٹہ " " "	دار الرحمت وسطی "	: ..	۱۵۷۰ —
۱۸۔ " خواجہ مبارک احمد صاحب " " "	" "	: ..	۱۱۰۰ —
۱۹۔ " پروفیسر منور شمیم صاحب	" "	: ..	۱۵۰۰ —
۲۰۔ " حضرت مولوی محمد الدین صاحب مرحوم منجانب دارثان	" "	: ..	۱۰۰۰ —
۲۱۔ " ملک عبد الرب صاحب سیمنٹ ڈیلر معہ اہل و عیال	" غربی "	: ..	۱۲۰۰ —
۲۲۔ " چوہدری نذیر احمد آفیسر سوئی گیس معہ اہل و عیال	" " "	: ..	۱۱۷۵ —
۲۳۔ " راجہ سلیم احمد صاحب	" " "	: ..	۱۲۵۰ —
۲۴۔ " سیٹھ عبد المجید صاحب	" " "	: ..	۱۰۰۰ —

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت

ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر، محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ نواب زادہ صاحب مرحوم، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو نہایت بلند مرتبہ بزرگ ہستیوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے فرزند ارجمند اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ایسے بلند پایہ بزرگ کے داماد تھے۔ ان عظیم المرتبت بزرگوں کے سایۂ عاطفت میں خالص دینی اور روحانی ماحول میں پرورش پائی اور اس خصوصی تربیت کا گہرا اثر قبول فرمایا۔ آپ دین کا درد رکھنے والے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کی تربیت بھی نہایت احسن رنگ میں فرمائی۔ چنانچہ آپ کے فرزند اکبر نواب زادہ منصور احمد خان صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور بطور مبشر یورپ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب زادہ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنا خاص مقام قرب عطا فرمائے۔ نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کے فرزندان صاحبزادیوں اور دیگر اعزا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت کورٹ کی نویں روز کی کارروائی

مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آج پھر اپنے دلائل پیش کریں گے

لاہور ۲۵ جولائی۔ شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی جانب سے جو پریس ریلیز جاری کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس عبد القدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج نویں روز لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں شریعت پٹیشن ۱۰/۸۴ اور شریعت پٹیشن ۱۹۸۴ء کی سماعت جاری رکھی جو بالترتیب مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور تین دیگر افراد نے اور کیپٹن ریٹائرڈ عبد الماجد آف لاہوری گروپ نے جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کو قرآن و سنت کی بنیاد پر چیلنج کرنے کے لئے دائر کی ہیں۔

شریعت کورٹ کے عدالتی معاون مولانا صدر الدین الرفاعی نے آج ۴ گھنٹے تک عدالت سے خطاب کیا اور ۱½ بجے اپنی تقریر ختم کی

درخواست گزار مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کل اپنے دلائل پیش کریں گے۔

بقیہ صفحہ اول علالت چوہدری صاحب

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بھی باقاعدگی سے معائنہ کرنے تشریف لاتے ہیں۔ ان کے علاوہ لاہور کے دیگر ماہرین سے وقتاً فوقتاً مشورہ بھی کیا جاتا ہے۔ حضور کی خدمت میں خاکسار باقاعدگی سے صحت کی اطلاع دیتا رہتا ہے اور دعا کی درخواست کرتا رہتا ہے۔ احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● میرے والد چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانپور ضلع رحیم یار خان کے کندھے پر رسولی تھی جس کا اپریشن بہاولپور ہسپتال میں ہوا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفا و یابی کے لیے دعا کریں۔

(منور احمد باجوہ خانپور)

● خاکسار کے والد مکرم عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ سرگودھا چند ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ پراسٹیٹ کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(امۃ الحفیظ۔ سرگودھا)

● برادرم مکرم سید برکات احمد صاحب جو مثانہ کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ علاج کے لئے امریکہ گئے ہیں جہاں کینسر سنٹر میں مزید آپریشن اور علاج ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ شافیٔ مطلق خدا تعالیٰ محض معجزانہ طور پر اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین!

(سیدہ نسیم سعید۔ راولپنڈی)

اعلانِ گمشدگی

مکرم عبد الغفار صاحب جن کی عمر ۴۵ سال ہے اور چک ۱۲۱ گوگھووال ضلع فیصل آباد کے رہنے والے ہیں کئی روز سے لاپتہ ہیں ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں۔ ہیں کا پتہ مل جائے تو لکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ الجھے ہوئے بال اور خشخشی داڑھی ہے۔ سر کو جھکا کر چلتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(ندیم احمد مکان ۱۱۱ ۔ ناصر آباد ربوہ)

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قائدین خدام الاحمدیہ و ناظمین انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایک بار پھر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لیکن گزشتہ سال ۱۹۸۳ء کی نسبت اس سال ابھی تک بہت کم درخواستیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

گزشتہ سال ۱۹۸۳ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ پاکستانی طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ ہر سال سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اس سال اس سے زیادہ داخل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون مقرر کی گئی تھی لیکن اب اس میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔

امید ہے آپ ازراہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس ذہین ہونہار دین کی خدمت کا شغف رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان)

مثالی وقار عمل

مجالس اطفال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک مثالی وقار عمل منعقد کریں۔ اس کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔ وقار عمل کے بعد اس کی رپورٹ جلد ارسال فرما دیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ "مشنری ٹریننگ کالج" (صفحہ اول)

اطاعت۔ امانت، دیانت اور تقویٰ کا ماٹو دیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کالج کو اہل تنزانیہ اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے۔ اس کالج سے فارغ ہونے والے عالم باعمل اور شہداء علی الناس ہوں۔ وہ اپنے عملی نمونہ سے لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دینے والے ہوں۔ آمین یارب العالمین!

(و۔ ت)

خالد سنیٹری ورکس
سامان سنیٹری فٹنگ، پی۔ وی سی پائپ، جی آئی پائپ۔ آر سی سی سوئی گیس فٹنگ دستیاب ہے:
خالد سنیٹری ورکس
کالج روڈ ربوہ
(پروپرائٹر:۔ ریاض احمد خان)

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.